مولانا عبدالقیوم حقانی
فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سانحۂ مکۃ المکرمہ

ایرانی جارحیت کے ناپاک عزائم

اُمتِ مُسلمہ کے فرائض اور ذمہ داریاں

بلد الامین مکۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً، جو اسلام کا گہوارہ، انسانیت کی پناہ گاہ، عالمی قیادت کا مرکز، روشنی و ہدایت کا مینار، امن کی ضمانت، کائنات کی جان، آدمیت کی عزت و افتخار کا نشان اور سنگِ بنیاد ہے، میں مسجد الحرام کے باہر پہلے سے بنے بنائے منصوبے اور جناب خمینی صاحب کی خصوصی ہدایات کے پیشِ نظر حج کے مبارک اور مقدس ایام میں پاسپورٹ پر جانے والے ایرانیوں کے سیاسی مظاہروں، ہلڑبازی ہڑبونگ، تخریب کاری اور دیارِ غیر میں سفر و مہاجرت کے مصائب اور مشقت اٹھانے والے لاکھوں پُرامن عازمینِ حج جو تضرع و الحاح، عبادت و انابت الی اللہ، محبت و عشقِ رسول میں مست، لبیک اللّٰھم لبیک کے ترانوں اور ایمانی و روحانی تعلق اور وارفتگی و جاں سپاری کے جذبات میں فنا تھے، کیلئے تکلیف و پریشانی اور زحمت و اذیت رسانی کے باوجود بھی جلسہ و جلوس اور اہل السنت والجماعت کے لاکھوں حجاج کے ساتھ گستاخانہ اور معاندانہ طرزِ عمل اور پھر اس کے نتیجے میں جمعہ کے روز ہونے والی خوں ریزی واقعۃً قومی و ملّی اقدار، اسلامی تاریخ اور اہلِ اسلام کے تابناک روایات پر ایک بدنما داغ ہے جس کی تمام تر ذمہ داری ایرانیوں کے سر ہے جنہوں نے عبادت و مناسکِ حج کی پاسداری اور اسلامی اخلاق سے قطع نظر محض انسانی تقاضوں اور بین الاقوامی اصولوں کو بھی ملحوظ نہ رکھا اور اپنے محسن و خادم اور میزبان ملک کے قانون کی نہ صرف خلاف ورزیاں کیں بلکہ اپنے وحشیانہ طرزِ عمل کے سیاسی مظاہروں سے میزبان ملک کے اندرونی معاملات میں بھی جارحانہ مداخلت کی۔ ایرانی انقلابیوں اور نام نہاد اسلامی اتحاد کے علمبرداروں کا یہ ناشائستہ طرزِ عمل بالآخر بدامنی، انتشار اور مہلک تصادم پر منتج ہوا جس کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔

مگر یہ کوئی انہونی بات نہیں تھی۔ اس پر استعجاب و حیرت کیوں؟ جہاں تک حالات و

واقعات، عوامل و محرکات اور اسباب و علل اور اس کے منطقی نتائج کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا واقعہ کبھی کا پیش آگیا ہوتا۔ ایران کے خمینی انقلاب کے بعد ہر بار حج کے موقعہ پر ایرانیوں کے غیر شریفانہ گھناؤنے اور گھٹیا حرکات کے باوجود سعودی حکومت کی چشم پوشی، وسیع النظرفی اور کمزور حکمت عملی ہر سال ایرانی شیعوں کے مذموم و شنیع اور انتشار پسندانہ کردار پر عالم اسلام کے مجرمانہ سکوت اور تمام اسلامی ممالک کے مقابلے میں ایرانیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی اجازت، پھر عالم اسلام بالخصوص سعودی حکومت کے معاملہ میں جناب خمینی صاحب کا معاندانہ اور اب جارحانہ و غاصبانہ طرز عمل اور ان سب پر مستزاد اصل سپرٹ و محرک اور بنیادی سبب خمینی صاحب اور اس کے شیعہ مذہب کے وہ بنیادی عقائد ہیں جو اسلام اور قرآن و حدیث کی تعلیمات پر گویا تیشہ رکھنے کے مترادف ہیں، مثلاً حضرات شیخین رضؓ سے ان کی عداوت، ہر نماز کے بعد خلفاء ثلاثہ پر لعنت (العیاذ باللہ) امام مہدی کے ظہور اور حضرات شیخین رضؓ کے جسد اطہر کی توہین و تذلیل، مہدی کا ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کو زندہ کرنا اور اس سے انتقام فاطمہ کا نظریۂ امامت کی نبوت پر فوقیت بلکہ خمینی صاحب کی کتابوں الحکومۃ الاسلامیہ اور کشف الاسرار میں تو ائمہ کو درجہ معصومیت سے بھی بڑھا کر ملائکہ و رسل سے افضلیت اور مقام الوہیت تک پہنچا دیا گیا ہے۔ کتمان حق اور تقیہ ان کی سیاست ہے۔ قرآن کے نامکمل اور محرف ہونے کے وہ قائل ہیں، عداوتِ صحابہ رضؓ ان کے مذہب کی بنیاد ہے اور اب سانحہ مکۃ المکرمہ کے بعد ایرانی حکمرانوں کے سفاکانہ بیانات، اور حرمین شریفین پر غصب و قبضہ اور شیعہ اقتدار کا تسلط یا غیر ملکی کمپنی (جو ظاہر ہے کہ یقیناً وہ کمپنی یہودی ہی ہوسکتی ہے) کی تحویل میں حرمین شریفین دینے کی تجاویز، یہ سب اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امت مسلمہ اگر اب بھی بیدار نہ ہوئی تو خدا نہ کرے کہ کل اس سے بڑا کوئی سانحہ پیش آجائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے یہ سب اسرائیلی عزائم کی تکمیل ہے اور اسرائیل ایران گٹھ جوڑ (جو قطعی شواہد سے ثابت اور ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے) کا نتیجہ ہے جس کا اصل ہدف حرمین شریفین پر یہودیت کا تسلط ہے۔ یہ سانحہ، اسلامی امہ امن کمیٹی، اسلامی ممالک کے سربراہوں اور اسلامی و دینی درد رکھنے والے تمام قائدین اور عام افرادِ امت کے لئے رب قہار و غفور کی طرف سے ایک تازیانۂ عبرت و نصیحت، وحدت امت، اتحاد ملت کی ضرورت و انگیخت اور ذریعہ تنبیہہ بھی ہے اور ناراضگی و اعراض کا تھپڑ بھی ؎

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں دیکھو
ذرے ذرے سے صدا آتی ہے فاہم فاہم

اگر مکۃ المکرمہ، حرمین شریفین اور حجاز مقدس سے ان کی عظیم تاریخی اور اسلامی و دینی حیثیت جدا کر دی جائے، عقیدت و محبت اور عبادت و ریاضت کے بجائے یہاں بھی دنگا فساد، دھینگا مشتی اور ناپاک سیاسی عزائم کا اکھاڑہ اور انتشار و افتراق امت کے منصوبوں کی تکمیل اور حج جیسی عشق و محبت کے جذبات سے معمور اور جان سپاری و جان بازی کی مقدس عبادت کو خونخواری، بہیمت اور ہلڑ بازی اور درندگی کی نذر کر دیا جائے تو پھر یاد رکھیئے کہ مسلمان کی حیثیت بھی تمام قوت کے ذخیروں دولت کے چشموں، لشکر و سپاہ کی حشمتوں کے باوجود ایک بے جان لاشہ اور ایک نقش بے رنگ سے زیادہ کچھ نہ ہوگی۔

مسلمان جو اسلام کے سفیر، امن و سلامتی کے پیامبر، تہذیب و تمدن کے علمبردار، قوموں کے لئے رحمت کا پیغام اور تمام دنیا کے لئے مقتدا اور رہنما ہیں، ان کے پاس مذہب صلح و آشتی، اسلام کی دولت اور انسانیت کا احترام و اخوت کا پیغام ہے، لہٰذا اس حیثیت کے پیش نظر اب انہیں پوری انسانی سطح پر سوچنا ہوگا بلکہ یہ ان کا فرض منصبی ہے کہ حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی عظیم قربانیوں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل شبانہ روز دعوت و تبلیغ کے نتیجہ میں شعار دین و روح شریعت، مرکز قوم و ملت اور مرکز دین و ایمان حجاز مقدس اور بلد الامین اور عالم اسلام کے دھڑکتے ہوئے دل کعبۃ اللہ کے تاریخی اور دینی و روحانی عظمت و تقدس کے تحفظ و خدمت کے پیش نظر یہودی اور اسرائیل و ایران گٹھ جوڑ کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بن کر بیت اللہ کو یہودیوں کا کنیہ اور شیعوں کی امام بارگاہ بنا دینے والوں کے عزائم خاک میں ملا دیں۔

ایسے قومی و ملی نوعیت کے سنگین جرائم میں بعض اسلامی ممالک کے ذمہ داروں اور سیاسی لیڈروں کے سیاست اور مصلحت و مداہنت آمیز بیانات سے بہرحال امت مسلمہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے خدا نہ کرے کہ ایسا مجرمانہ رویہ واقعی قہر خداوندی کا ذریعہ بن جائے

ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا!

سانحہ مکۃ المکرمہ کے بعد اب حرمین شریفین اور عالم اسلام کے متعلق ایرانی حکمرانوں کے عزائم اور خمینی صاحب کے جارحانہ منصوبوں اور بیانات سے ہماری اس رائے کی بھی کھلی تصدیق ہو جاتی ہے جو ہم نے روز اوّل سے ایرانی انقلاب کے بارے میں قائم کی تھی کہ یہ اسلامی انقلاب ہرگز نہیں بلکہ صیہونی انقلاب ہے اور اب خدا کا شکر ہے کہ آہستہ آہستہ ایرانی

انقلاب کے حامی اور فکر اسلامی کے علمبردار اور اسلام کے عروج و غلبہ کے متمنی بعض ایسے حلقے بھی جو خمینی صاحب کو "امام منتظر" کی حیثیت دیتے تھے اور اسے اسلامی انقلاب کا موسس وبانی اور مثالی رہنما و قائد سمجھتے تھے اور جو خمینی صاحب یا ایرانی انقلاب کے بارے میں تنقید و اعتراض کا ایک لفظ بھی سننے کے روادار نہ تھے، اب وہ بھی اسے وحدت امت کا دشمن، بہیمتی الطبع، انتشار پسند اور انسانی امن وسلامتی کے لئے اسے ایک ناقابل علاج ناسور قرار دینے سے کم پر اکتفا نہیں کرتے۔

اور اب سب کو یقین ہونے لگا ہے کہ خمینی صاحب اسلام کے نام پر مطلق حکومت کے قیام، طاقت کے حصول واستعمال اور بظاہر کسی بڑی طاقت کو للکارنے اور اس کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے پس منظر میں اندرون خانہ ان کی دوستی وایجنٹی اور آلہ کاری اور اسلام دشمنی اور امت میں تشتت وافتراق کا ناقابل معافی اور بدترین مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔

اور اگر یہ صحیح ہے اور اس میں انکار کی کوئی گنجائش بھی نہیں کہ ایرانی پاسپورٹ پر آنے والوں کو اپنے ہاں کسی قسم کی سیاسی کاروائی، جلسہ وجلوس، نعرہ بازی مظاہروں اور وہاں کے سرکاری مذہب اور ملکی قانون کی خلاف ورزی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا تو پھر اسے بھی اگر اسلامی نہیں (جبکہ ہمارے نزدیک جناب خمینی صاحب اور اس کے پیروکاروں میں روح شریعت اور مذہب اسلام کے حاسے کا قطعی فقدان ہے) کم سے کم انسانی اخلاق کی پاسداری اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حج جیسے مقدس اور متبرک فریضہ کی ادائیگی وعبادت کے موقع پر ایسی ایمان سوز، انسانیت سوز اور حیا سوز حرکتیں ہرگز نہیں کرنی چاہئیں جس سے اس کے اسلامی انقلاب کی حقیقت اور بلند بانگ دعوؤں کی قلعی بھی کھل جاتی ہو۔

بہرحال اسلامی درد رکھنے والے تمام افراد امت، خواہ وہ روئے زمین کے کسی بھی خطہ میں رہتے ہوں، ان کی دعائیں، ہمدردیاں، تعاون اور ایثار وقربانی کے ہر ممکن جذبات حرمین شریفین کی خدمت وتحفظ کے سلسلہ میں خادم الحرمین الشریفین سعودی حکومت کے ساتھ ہیں۔

باری تعالےٰ امت کو وحدت وغلبہ عطا فرمادے اور اتحاد امت اور حجاز مقدس کو شرپسندوں کے انتشار وتشتت اور ناپاک عزائم سے محفوظ رکھے۔

اللّٰھم وفقناہ جمیعاً لما تحبہ وترضاہ